فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آزادانہ احتساب اور مشروط انتخاب

بات صرف اتنی نہیں کہ جن رہنماؤں نے پاکستان کا تصور پیش کیا تھا، انہوں نے،

پاکستان کا مطلب کیا ــــ لا اِلٰہ اِلّا اللہ

کا نعرہ بھی قوم کو سنا دیا تھا، اس لئے اب ان کو چاہیئے کہ وہ اس کی پابندی بھی کریں گویا کہ اس کے معنے یہ ہوئے کہ اگر وہ یہ نعرہ نہ دیتے تو ہم عند اللہ بری الذمہ ہوتے، حالانکہ یہ بات اصولاً بالکل غلط ہے. کیونکہ ایک مسلم کی حیثیت سے ہم اسلام کے سوا اور کسی نظام کے بارے میں سوچنے کے مجاز بھی نہیں ہیں۔ اِلّا یہ کہ ہم (خاکم بدہن) خدا اور اس کے رسولؐ کا کلمہ ہی پڑھنا چھوڑ دیں۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (پ۱۸ - النور ع۷)

مسلمانوں (کی شان تو یہ ہے کہ ان) کو جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ وہ ان میں (ان کے باہمی معاملات میں) فیصلہ کریں تو بس (وہ دو ٹوک بات) کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے (اُن) کا حکم سنا اور (خدا رسول کا) حکم مانا:

کلمہ پڑھ کر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت سے گریز کرنا مسلمانی نہیں ہے:

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (النور ع۶)

اور (وہ) وہ لوگ (کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور (اس کے) رسول پر ایمان لے آئے اور ان کی اطاعت (قبول) کر لی۔ پھر اس کے بعد ان میں کا ایک طبقہ روگردانی کر لیتا ہے (صحیح یہ ہے کہ) وہ (سرے سے مسلمان ہی) نہیں ہیں:

ہاں ایسے معاملے میں وہ ضرور اطاعت کرتے اور بات بھی مانتے ہیں جس میں ان کا اپنا مفاد ہو:

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ (النور ع۶)

اور (ہاں) اگر حق بجانب ان کے ہو تو (پھر بڑے ادب) کان دبائے رسول کی طرف (دوڑے) چلے آتے ہیں:

ظاہر ہے کہ یہ رنگ اطاعت اور مسلمانی کا رنگ نہیں ہے، بلکہ کاروباری رنگ ہے حالانکہ بات ایمان کی ہے کاروباری نہیں ہے اس لئے اب یہ بحث کہ پاکستان کے بانی جناب محمد علی جناح مرحوم نے پاکستان کے حصول کے لئے جو کوشش کی تھی، کیوں کی تھی؟ یہاں سوشلزم کی بنیاد پر مزدوروں کا بت نصب کرنا چاہتے تھے یا سرمایہ داروں کی منڈی بنانا چاہتے تھے، ان کے سامنے صرف بت پرست قوم سے مسلمانوں کو نجات دلانا تھا۔ یا صرف قوم یہود کی طرح اپنے کھوئے ہوئے وطن کی بازیابی کے لئے کوئی دوڑ دھوپ تھی؟ ہم کہتے ہیں کہ کچھ بھی تھا، ہمیں اس سے سروکار نہیں ہے، ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ ہم کیا ہیں کہاں کھڑے ہیں اور اصولاً ہمیں کیا کرنا ہے؟ ظاہر ہے کہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اگر یہ دعویٰ سچا ہے تو حکم ہوتا ہے تو پھر اس کا ثبوت بھی لایئے اور جنہوں نے کلمہ پڑھ کر اس کا حق ادا کیا تھا۔ ان کی مثالیں تمہارے سامنے ہیں آپ بھی اگر سچے ہیں تو انہی راہوں پر چل کر ہدایت کی مشعلیں روشن کریں۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا (پ۱ ع۱۶)

تو (اے اصحاب) اگر تمہاری طرح یہ لوگ بھی ان ہی چیزوں پر ایمان لے آئیں جن پر تم ایمان لے آئے ہو تو بس وہ راہِ راست پر آ گئے۔

فرمایا اگر یہ بات انہیں منظور نہیں ہے تو پھر فکر نہ کیجئے خدا ان سے خود نپٹ لے گا۔

وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ - (ایضاً)

اگر وہ انحراف کریں تو (سمجھ لو کہ) بس وہ (تمہاری) ضد پر ہیں تو (آپ تسلی رکھیں) ان (کے شر) سے خدا تمہارے لئے کافی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اب ہم غلام نہیں رہے ایک مملکت کے وارث ہو گئے ہیں۔

اس وقت ہماری جو ذمہ داریاں ہیں وہ اہم بھی ہیں اور ضروری بھی۔

اَلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ (پ۱۷، الحج ع۶)

یہ لوگ (شروع شروع کے مسلمان گو اب مظلوم ہیں تاہم) اگر (حاکم وقت بنا کر) ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔ اچھے کام کے کرنے کو کہیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے۔

یہ وہ قدرتی تقاضے ہیں جو بہ حالات موجودہ ہمیں پورے کرنے ہیں، الا یہ کہ آپ "مسلم" کہلانا چھوڑ دیں۔ ورنہ مسلم کہلانا صرف کلمہ پڑھنا نہیں، کلمہ پر جان چھڑکنے کا نام ہے

چوں می گویم مسلمانم بلرزم — کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

یعنی ماسوی اللہ سے پلہ جھاڑ کر خدا کے حضور حاضر ہونے کو مسلم کہتے ہیں۔ جو لوگ اغراض و رذائل خدا کے حضور جھکتے ہیں۔ وہ گویا کہ مشروط کلمہ پڑھتے ہیں اور خدا کے ہاں سجدے بیچتے ہیں۔

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے — اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں — اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ سچے مسلمان کے یہی خصائص، حقوق اور فرائض ہیں تو پھر آپ کے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہو سکتا ہے کہ احتساب پہلے یا انتخاب! واقعی اگر آپ ایک مسلم ہیں اور مسلم کی حیثیت سے اپنے لئے فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہیں تو آپ کو بالآخر یہی کہنا پڑے گا کہ:

احتساب پہلے ہو، بے لاگ ہو اور فیصلہ کن ہو، کیونکہ وہ نظامِ حیات جو آپ کو متشکل اور غالب کرنا ہے اس کے لئے نتھو پھتو، ایرے غیرے اور غیر محتاط لوگ نہیں چاہئیں، بلکہ یہاں ان لوگوں کی ضرورت ہے جو ملت کے مزاج کو سمجھتے ہیں جو ایک مسلم کی حیثیت سے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو جانتے ہیں جن کی زندگی ننگِ دین، ننگِ قوم اور ننگِ عمل کے الزام سے پاک ہے جن کی آنکھوں میں خدا، رسول، ایمان اور قوم کی شرم ہے جو ملک و ملت کے تقاضوں کو جانتے اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ وہی مبارک لوگ ہماری ناؤ کے اصل کھیون ہار ہیں۔ ظاہر ہے کہ صحیح اور بے لاگ احتساب کے بغیر ایسے حضرات کا ملنا آسان نہیں ہے۔ جسے آپ جمہوریت کہتے ہیں اس نے تو ہر کہ مہ پر قیادت کے دروازے کھول دیئے ہیں، فرعون آجائے یا کوئی بے حیا احمق آجائے یا کوئی ملک دشمن! اس کی بلا سے۔ اس لئے ضروری ہے کہ:

ان لوگوں کو پہلے کھنگالا جائے جو اپنے آپ کو "بے خبرے عوام" کے سامنے پیش کر کے ان کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، جو عرصہ سے ملک و ملت کے نازک دوش پر بوجھ بنے آرہے ہیں آج تک جن کی قیادت نے پاکستان کے بخیئے ادھیڑے ہیں اور وہ اس کی پاک مٹی سے کھیلتے آرہے ہیں۔ کھنگالنے کا محرک ایک یہ امر بھی ہے کہ!

جن لوگوں کی جیب میں پیسے تو ہوتے ہیں مگر صلاحیتوں سے خالی ہوتی ہیں۔ وہ حقیقتاً منتخب نہیں ہوتے بلکہ ووٹوں کا کاروبار کرتے ہیں اور قیادت خرید کر اسمبلی میں آسکتے ہیں۔

کچھ وہ بھی ہوتے ہیں جو صرف باا‌ثر لوگوں کے طفیلی ہوتے ہیں اور ان کی معرفت لوگوں پر شبخون مارتے ہیں اور ان کی جیبوں سے ووٹ اچک لیتے ہیں۔

اور کچھ شعبدہ باز اور مداری ہوتے ہیں جو لوگوں کو باتوں کے گرداب میں لا کر ان کے ووٹوں سے اپنی پٹاری بھر لیتے ہیں، بعض ایسے ہوتے ہیں جو خود تہی دامن ہوتے ہیں مگر اپنی خاندانی ساکھ کے بل بوتے پر لوگوں کے ووٹ ہتھیانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ان میں اکثریت ان نام نہاد نمائندوں کی ہوتی ہے، جو نمائندگی کے پیریڈ میں اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے اثر و رسوخ کی دکان لگاتے ہیں۔ اور اپنی ہر خدمت کے عوض دام کھرے کرتے ہیں اور نخرے بھی۔

ایوان نمائندگان میں داخل ہوتے ہی آپ یہ بھی محسوس کریں گے کہ یہاں "بے سمجھ لوگوں" کی بھیڑ لگی ہے جو نہیں جانتے ملک و ملت کی ذمہ داریاں کیا ہیں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انہیں کیا کرنا ہے بس ہر ووٹنگ پر اونگھتے ہوئے ہاتھ کھڑا کر دیتے ہیں۔ معاملہ کیا پیش ہوا اور اس کی مناسب حیثیت کیا ہے؟ ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا صرف اتنا کرتے ہیں کہ اپنے آس پاس دیکھ لیتے ہیں، کہ ان کی پارٹی کے آدمیوں کے ہاتھ کھڑے ہیں یا نہیں۔ اللہ اللہ خیر سلا!

سیاسی سوجھ بوجھ کے علاوہ علم و ہوش، طہارت نفس اور کردار کی بلندی سے بھی اکثریت تہی دامن ہوتی ہے یقین کیجئے! ہمارے ہاں نمائندوں کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ عموماً انتہائی مایوس کن ہوتی ہے اِلّا ماشاء اللہ۔

اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ پھر وہی کھیلا ہو جو اب تک ہوتا آرہا ہے۔ اگر واقعی آپ بھی اس سے تعاون کرتے ہیں تو انتخاب سے پہلے احتساب کا رولر بہرحال چلے اور خوب چلے۔ جب خام دانے پس جائیں تو پھر پختہ مال کو سیاسی مارکیٹ میں لانے کے لئے انتخاب کرائیے، تاکہ ملک و ملت کو شایانِ شان قیادت کی دولت ہاتھ آئے۔

جو لوگ پہلے یا ساتھ ساتھ انتخاب کے خواہشمند ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں، انتخاب ہونے کے بعد یہ صورت حال دیکھ کر وہ بالآخر ضرور پریشان ہوں گے کہ جن سے پرہیز چاہیئے تھا وہ بھی آدھمکے ہیں۔ کیونکہ منتخب ہونے کے بعد وہ بلائے بے درماں بن جاتے ہیں۔ وہی استحصالی ہتھکنڈے، وہی سیاسی شتر غمزے، وہی سیاسی عیاشی، وہی اقتدار کے جھولے، وہی لن ترانیاں، وہی دھونس، وہی دھاندلی الغرض سچ "وہی ہے چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے"۔ جیسا سماں طاری ہو جاتا ہے چنانچہ اقتدار پر فائز پارٹی اپنی کرسی کے تحفظ کے لئے ایسے لوگوں کو راہ پر لانے کے بجائے ان کی دلجوئی کے لئے سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اندر داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو ایوان

سے باہر روکنے کی کوشش کی جائے ع خس کم جہاں پاک۔

ہاں! گو احتساب ضروری ہے لیکن مخمصہ سے نکلنے کے لئے تنہا اسے بھی ہم کافی نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ نہ سہی۔ ان کے اور بھائی بہت ہیں کیا ان سے خلاصی پانے کے لئے ہر اگلے الیکشن کے بعد پھر ان کی چیکنگ اور احتساب کا چکر چلایا جایا کرے گا۔ پھر تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ قوم تو پھر انہی چکروں میں ہی پڑی رہیگی۔

ہمارے نزدیک اس کا صحیح حل یہ ہے کہ:

(۱) احتساب کا دائرہ اور وسیع کیا جائے یعنی یہ بھی دیکھا جائے کہ گذشتہ اسمبلیوں میں کس نے کیا قابلِ ذکر قوم کی رہنمائی کی ہے اور کس نے اپنی نمائندگی کے پیریڈ میں اپنے علاقہ کا معیار بلند کیا ہے۔ جرائم میں کتنی کمی ہوئی، مظالم کی کس قدر تلافی کی گئی۔ سماج دشمن عناصر کا زور کتنا ٹوٹا، تعلیم کا معیار کتنا اونچا ہوا۔ انتظامیہ کس قدر سیدھی رہی۔ امن و انصاف کا چلن کتنا عام ہوا۔ بے روزگاری، بیماری اور کساد بازاری پر قابو پانے کے لئے انہوں نے اپنے اپنے علاقہ میں کیا کیا کوششیں کیں؟ اگر اس باب میں وہ صفر رہے یا برائے نام اس کی کہیں کوئی دھندلی سی صورت نظر آئی تو اس "عضو معطل" کو کاٹ کر پھینکوا یا جائے۔ ایسے کند ذہن، بدوں ہمت، اور بیکار نمائندے سے قوم کو نجات دلا کر کسی اہل تر شخصیت اور جوہرِ قابل کے لئے سیٹ کو خالی کرا لیا جائے۔ ورنہ یقین کیجئے! یہ متداول احتساب، آخری احتساب ثابت نہیں ہو گا۔

(۲) دوسرا یہ کہ امیدوارِ نمائندگی کے لئے پہلے سے کچھ شرائط اور مناسب فارمولے تیار کر لئے جائیں جو ان کو پورا نہ کر سکے، اس کو انتخاب لڑنے کا نا اہل قرار دیا جائے۔ مثلاً یہ کہ:

(۱) اسے نیک شہرت حاصل ہو (۲) نماز، روزہ، زکوٰۃ کا پابند ہو۔ (۳) غریب پرور ہو (۴) اہل علم ہو (۵) سیاسی سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اس کی خدمات معروف ہوں۔

(۳) تیسرا یہ کہ وزیر اعظم اور صدر کے لئے ضروری ہو کہ وہ پچپن سال سے زیادہ عمر کا مالک ہو۔ باعمل اور کتاب و سنت سے باخبر ہو۔

(۴) چوتھا یہ کہ اگر نمائندگی کے پیریڈ میں ان سے ایسی حرکت سرزد ہو جس سے نمائندگی کی برکات کی نفی ہوتی ہو تو ثبوت کے بعد ان کے انتخاب کو کالعدم کیا جائے۔

(۵) پانچواں یہ کہ انتخاب لڑنا آسان اور سستا کر دیا جائے تاکہ جو "جوہر قابل" اپنی مالی کم مائیگی کی بناء پر آگے نہیں آ سکتے، وہ پس پردہ نہ چلے جائیں۔

(۶) انتخاب سے غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اسے اپنے علاقہ میں اپنی نیک شہرت اور خدمات کی بناء پر قبول عام کتنا حاصل ہے۔ اگر اس کے لئے آپ امیدوار کو ہر طرح کے جھوٹے سچے چکر

چلانے کی اجازت بھی دی گئی تو "قدرتی انتخاب" حاصل نہیں ہو سکے گا۔ جو جتنا جواری ہوگا۔ اتنا وہ کامیاب ہوگا۔ اس لیے "نصاگر" قدرتی حالات "کے حوالے کر کے دیکھ لیا جائے کہ کیسے عوام نے خوش دلی سے قبول کیا ہے۔

ہاں امیدوار کو صرف اتنی اجازت ہو کہ وہ ایک اشتہار کے ذریعے اپنی تعلیم، اپنے منشور کی موٹی موٹی باتوں، خدمات اور تجربہ سے اپنے علاقہ کے عوام کو مطلع کر سکے اس سے زیادہ کسی دوڑ دھوپ کی کسی کو اجازت نہ ہو، ورنہ لوگ فریب کھا جائیں گے اور اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔ اگر خلفاء راشدین کے طریق انتخاب کو حرز جاں بنا لیا جائے تو پھر وہ اور ہی شارٹ کٹ "ثابت ہوگا۔ اور قدرتی بھی انشاء اللہ

ہمارے نزدیک انتخاب کا صحیح طریقہ وہی ہے جو ہم پہلے سابقہ پرچوں میں بیان کر چکے ہیں، اب کے جو ہم نے بیان کیا ہے۔ وہ صرف گذارش والی بات ہے۔ نمائندگان کے لیے "ایمان اور عمل صالح" کی قید لگا دی گئی تو ہو سکتا ہے کہ اس بہانہ سے یہ لوگ نیک بن جائیں۔ کیا عجب کہ قرآن چرانے والا چور سچ مچ حامل قرآن ہی بن جائے۔ بہر حال جو شخص اس کو آزمائے گا اسے ثواب ضرور ہوگا ●

ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور

طاغوتی طاقتوں اور الحادی قوتوں پر ضرب کاری
دین حنیف کا علمبردار
اسلامی ثقافت و نظام کا داعی
سلفی عقائد کا نقیب
روحانی اقدار کا پیامبر

مدیر اعلیٰ
احسان الٰہی ظہیر

ہر شمارہ پاکستان کے نامور اہل قلم کی نگارشات سے آراستہ و پیراستہ
اور مدیر اعلیٰ کے قلم سے ہر ماہ حالات حاضرہ پر بصیرت افروز تبصرہ

فی شمارہ ۵۰ پیسے، سالانہ ۶ روپے
بیرون ممالک علاوہ محصول ڈاک ۶ روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ:
مینیجر ترجمان الحدیث ۲۷ ایبک روڈ۔ انار کلی۔ لاہور